یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے (۳۰/۳۲)

خطبہ جمعۃ المبارک

عنوان

توبہ

زیرِ اہتمام جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ مسلمان صحیح مسلم کیسے بن سکتا ہے اور ہمارا معاشرہ کیسے سُدھر سکتا ہے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ بھی اس کوشش میں ہمارے معاون ثابت ہونگے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور اپنے دینِ حق کا کام تا حیات لے (آمین)

تعاون محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اَلۡحَمۡدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّابَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ نُوۡرُھُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَبِاَیۡمَانِھِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (۶۶/۸)

اے لوگو! جوایمان لائے ہو توبہ کرو اللہ کے حضور خالص توبہ کچھ بعید نہیں کہ تمہارا رب دور فرمادے تم سے تمہاری برائیاں اور داخل کرے تمہیں ایسی جنتوں میں کہ بہ رہی ہیں جن کے نیچے نہریں اس دن جب نہ رسوا کرے گا اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ ان کا نور دوڑ رہا ہو گا ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب اور وہ کہ رہے ہوں گے اے ہمارے رب! مکمل کردے ہمارے لئے ہمارا نور اور درگزر فرما ہم سے۔ یقیناً تو ہر بات پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَّا ذَنۡبَ لَہٗ اَوۡکَمَاقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ

سامعین ذی وقار آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کا عنوان ہے (توبہ) رب حق سے دعا ہے کہ رب ہمیں اپنے عنوان پر قرآن کے مطابق گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سامعین کرام!

توبہ کا موضوع اس لئے رکھا ہے کہ آج ہمارے اعمال حد درجہ تک بگڑ چکے ہیں ہم سب مل کر اپنے برے اعمال کا جائزہ لیں اور صحیح توبہ کریں اب آتے ہیں توبہ کے لغوی اور اصلاحی تحقیقات کی طرف۔

لغوی واصطلاحی مفہوم:

توبہ کے لفظی معانی لوٹنا یا رجوع کرنا کے ہیں تاب یوب مصدر ہے۔ مثلاً تاب فلان من کذا یعنی فلاں شخص اس بات سے لوٹ گیا۔ حضرت سہیل بن عبداللہ تستریؒ فرماتے ہیں کہ حرکات مذمومہ کو افعال محمودہ سے بدل دینے کا نام توبہ ہے۔ اہلِ تصوّف کا کہنا ہے کہ توبہ سے مراد خطائے سابق پر آتش ندامت سے باطن کا پگھلنا ہے اور جفا کا لباس اتار کر بساط وفا بچھانے کا نام ہے ایک بزرگ کا قول ہے کہ توبہ ایک آگ ہے جو دل میں بھڑکتی ہے اور ایک درد ہے کہ جگر سے جدا نہیں ہوتا۔ توبہ یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہ کو نہ بھولے تاکہ ہمیشہ اس کی پریشانی میں رہے اور اچھے عمل کرنے پر مغرور نہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ توبہ اس بات کا یقین ہے کہ گناہ اور نافرمانیاں ہلاکت آفرین ہیں اللہ اور جنت سے دور کرنے والی ہیں۔ گناہوں کا ترک کرنا اللہ اور جنت سے قریب کرنے والا ہے۔ گویا توبہ اللہ کے حکم سے اپنی خواہشوں کے ساتھ نہ رہنا اور نفسانی ہوا وہوس کو چھوڑ کر اسی کی رضا کی طرف لوٹ جانا ہے۔

ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں توبہ سے مراد حق تعالٰی کی طرف لوٹ جانا یعنی سارے کا سارا لوٹ جانا اور پھر واپس نہ پھرنا ہے۔ یعنی اپنے اصل کی طرف لوٹنا اپنی حقیقت کی طرف واپس جانا ہے۔ اور حق تعالٰی میں گم ہو جانا اور مستغرق ہو جانا ہے اور اس میں فنا ہو جانا ہے پس توبہ فنا فی اللہ ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں توبہ یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں کو بھول جائے اس لئے کہ توبہ کرنے والا محبِ الٰہی ہوتا ہے اور محبِ الٰہی مشاہدہ میں ہوتا ہے اور مشاہدہ میں گناہ کا یاد کرنا ظلم ہے۔

حضرت شیخ علی ہجویریؒ فرماتے ہیں توبہ اللہ کے ممنوعہ امر سے محض اس خوف کی وجہ سے باز آجانا ہے سالکانِ راہ کا یہ پہلا مقام ہے جبکہ طالبانِ عمل کا پہلا درجہ طہارت ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس دو امانتیں ہیں ایک نے پردہ کرلیا یعنی حضور ﷺ اور دوسری قیامت تک ہمارے ساتھ ہے یعنی توبہ اگر یہ بھی نہ رہے تو ہم ہلاک ہو جائیں۔

اصطلاحِ شریعتِ اسلامی میں توبہ سے مراد برے کاموں سے باز آکر نیک کاموں کی طرف توجہ دینا اور یہ جان لینا ہے کہ گناہ ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور اللہ تعالٰی اور جنت سے دور کرتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لینا کہ معاصی کا چھوڑ دینا اللہ تعالٰی کا قرب حاصل کرنے کا بہت بڑا موجب ہے۔

توبہ بمعنی ندامت کے ساتھ طلب مغفرت:

تذکرۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ عبادت بغیر توبہ کے صحیح نہیں ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔

توبہ بمعنی نفرت، حیرت، تاسف واظہار ناپسندیدگی ہے۔ ایک شاعر کا شعر ہے۔

فصلِ گل میں بہ فراوانی وحشت ہے توبہ

دامن گل کو بھی میں اپنا گریبان سمجھا

توبہ بمعنی استجابت:

تذکرۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ توبہ استجابت وہ ہے کہ خدا کی شرم سے توبہ کرے۔ خدا کو بزرگ و برتر مانتے ہوئے اور اپنی عبادت کو اس کی بزرگی کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتے ہوئے توبہ کرے۔

توبہ بمعنی استحیاء:

کشف المحجوب میں حضرت شیخ علی ہجویریؒ فرماتے ہیں۔

توبہ استحیاء ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرم سے توبہ کرے۔ اور اس کے کرم کی امید رکھے۔

توبہ بمعنی استغفار:

تذکرہ غوثیہ میں ہے کہ ہم نے توبہ استغفار کی اور عفو تصور کرایا۔ تجزیہ نفس میں رقم ہے کہ ہمارے دشمنوں کیلئے نہیں جب تک وہ توبہ استغفار سے کام نہ لیں۔ نامور شاعر ذوق کا شاعر ہے۔

مرے حسن عمل سے معصیت بھی عار کرتی ہے

مری توبہ پہ توبہ، توبہ استغفار کرتی ہے

توبہ بمعنی انابت:

حضرت شیخ علی ہجویریؒ نے کشف المحجوب میں فرمایا ہے کہ بندے کا حق اللہ تعالیٰ کے خوف سے توبہ کرنا ہے۔ توبہ دو طرح کی ہے ایک توبہ انابت اور دوسری توبہ استحیاء۔

توبہ بمعنی ڈھال:

جامع اللغات میں ہے توبہ کو گناہ گار کیلئے ڈھال قرار دیا گیا ہے کیونکہ توبہ کرنے سے گناہ گار سزا سے بچ جاتا ہے۔

توبہ بمعنی عہد:

اہل لغت نے توبہ کو عہد کے معنی میں لیا ہے مثلاً توبہ شکن سے مراد عہد شکن ہے۔ نامور شاعر مہتاب داغ کے شعر اس حوالہ سے بڑا معروف ہے۔

ہیں ترے عہد عدالت میں شکستہ احوال

دل شکن عہدشکن توبہ شکن روزہ شکن

توبہ بمعنی پناہ:

کلیات اختر میں اس معنی کی تصویر اس شعر میں بخوب کھینچی گئی ہے۔

یوں تو معشوقوں کا ہوتا ہے بہت تند مزاج

توبہ لاحول نہ اتنا بھی نہیں جس کا علاج

کرزن نامہ میں اس معنی کا استعمال اس فقرہ سے واضح ہوتا ہے۔اس قسم کے واقعات سے ہم توبہ مانگتے ہیں مگران سے بے علم نہیں رہ سکتے۔

توبہ بمعنی باز آنے کی جگہ:

سنگ وخشت کے مجموعہ کلام میں ایک شعر اس معنی کو یوں واضح کرتا ہے۔

توبہ ھے اب نہ خلا مجھے چاھئیے نہ حور

اے اھل خانقاہ بہت خوار ھو چکا

قبولیت توبہ کی پہچان:

کوئی شخص جب پورے خلوص اور نیک نیت کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے (کوئی بعید نہیں) کہ اس کی توبہ فوراً قبول ہو جاتی ہے کیونکہ انسان کے گناہ اسے اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتے ہیں اور اسے حق کی قبولیت میں حجاب بن جاتے ہیں لیکن توبہ ان تمام حجابات کو اٹھا دیتی ہے اور قبولیتِ دعا کے بعد درج ذیل آثار واضح طور پر محسوس کئے جاسکتے ہیں۔

آئینہ دل کی صفائی:

توبہ کی قبولیت سے انسان کے دل کا آئینہ بالکل صاف ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر سایہ فگن ہو جاتی ہے اسے نیکی میں سکون اور مسرت محسوس ہوتی ہے جبکہ برے کاموں سے یک گونہ دور رہنے اور بچے رہنے کی خواہش زور پکڑ جاتی ہے۔

صحبت صالح کی تڑپ:

قبولیتِ دعا کے بعد انسان نیک لوگوں کی مجالس میں حاضری کا طلب گار بن جاتا ہے۔انہیں ان کی باتوں سے سکون اور اطمینان ملتا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں فاسق اور فاجر لوگوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور حتی المقدور ان سے گریزپا ہو جاتا ہے

تقویٰ میں زیادتی:

انسان میں قبولیتِ دعا کے بعد تقویٰ و پرہیزگاری زور پکڑ جاتی ہے انسان چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی خدا خوفی اور اطاعت بندگی کے جذبے سے مصروف فرما ہے چھوٹی سے چھوٹی مصیبت بھی اس کی نظر میں بڑا گناہ بن جاتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی اس کیلئے ایک بہت بڑا فائدہ مند عمل بن جاتا ہے۔

دنیاوی حیثیت کم ہو جاتی ہے:

دنیاداری اور یہاں کے فخر و اعزاز قبولیت دعا کے بعد انسان کی نظر میں پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔اس لئے دنیاوی خوشیاں انسانی زندگی میں بے کار ہو جاتی ہیں جبکہ آخرت کی زندگی کی خوشیوں کیلئے زیادہ سے زیادہ سعی اور جدو جہد کا جزبہ زور پکڑ جاتا ہے۔

گناہوں کی تلخی بڑھ جاتی ہے:

قبولیت دعا کے بعد انسانی زندگی میں گناہوں کی برائی اور خرابی کی یقین بڑھ جاتا ہے اس لئے انسان کے دل میں ان سے نفرت زور پکڑ جاتی ہے۔خاص طور پر اپنے کئے ہوئے گناہوں پر ندامت اور پریشانی تلخی کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔

لذتِ حسنات:

بقول امام غزالیؒ قبولیت توبہ کا یہ ایک بدیہی ثمر ملتا ہے کہ انسان کیلئے نیکی کے کاموں میں اسے شہد کی سی لذت ملتی ہے اور اسے گناہوں سے بچ رہنے کا جذبہ کسی طور بھی ان کے قریب جانے نہیں دیتا۔

سنجیدگی اور متانت:

قبولیت دعا کے بعد انسانی زندگی میں فوری تبدیلی یہ آتی ہے کہ اس کی زندگی میں گزشتہ گناہوں کی تلخی کی وجہ سے شرمساری وانکساری زور پکڑتی ہے اور اب توبہ کے بعد اس کی زندگی میں متانت اور سنجیدگی چھا جاتی ہے اسکی زبان کسی قسم کی بیہودہ اور لچر پن سے بالکل پاک ہو جاتی ہے ذکرِ الٰہی اور حمد باری تعالیٰ اسکا وظیفہ بن جاتا ہے۔

موت کی یاد:

قبولیت دعا کے بعد انسانی دل موت کی یاد میں زیادہ مشغول ہو جاتا ہے۔ کیونکہ توبہ اپنے گناہوں کی تلخی کا احساس بڑھا دیتی ہے اور آخرت میں اپنے نیک انجام کی فکر اور اس کیلئے تیاری کا جذبہ چھا جاتا ہے اس سے لازماً انسان کی زندگی میں ندامت، خوف، انکساری، حیا اور نفسانی خواہشات سے دوری کا جذبہ بہت زور پکڑ جاتا ہے۔

گناہوں سے کنارہ کشی:

حدیث شریف میں وارد ہے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے گناہوں کو نیکیوں میں بدل لیا اور نیکیوں میں آگے نکل گئے۔ ان کا بوجھ اتر گیا اور وہ قیامت میں ہلکے پھلکے پہنچیں گے ان لوگوں کی توبہ سے غرض صرف اللہ جل جلالہٗ کی رضا حاصل کرنا ہوتی ہے۔ وہ گناہوں کی قدرت پا کر بھی ان سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ وہ کلی طور پر گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف نیکیوں میں مشغول ہوتے ہیں اور نافرمانی اور معصیت کا خیال تک دل میں نہیں لاتے اسی گروہ کے لوگ سب سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے سامنے ایسے جائیں گے کہ یہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہو جائے گا۔

توبہ کا طریقہ:

جب بھی گناہ سرزد ہو جائے تو انسان کیلئے واجب ہے کہ وہ فوراً ندامت اور پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ اور استغفار کرے اور پھر اس گناہ کی تلافی کیلئے حسنات کر سیئات کا ازالہ ہو سکے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب کوئی برائی کر بیٹھو تو فوراً بھلائی کرو تا کہ اس کا بدل ہو جائے اور اس کیلئے اللہ کے حضور کمال ندامت کے ساتھ توبہ اور استغفار کرو۔

بزرگوں کا قول ہے کہ حسب ذیل آٹھ عمل گناہوں کی تلافی کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ چار کا عمل دل سے ہے۔

(۱) توبہ اور استغفار کا ارادہ (۲) آئندہ گناہ کبھی نہ کرنے کا عزم صمیم (۳) عذاب الٰہی کا خوف (۴) رحمت خداوندی سے مغفرت کی امید

چار کا عمل ظاہری اعضاء کے عمل سے ہے۔

(۱) دو رکعت نماز توبہ (۲) ستر بار استغفار، سو بار تسبیح سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

(۳) صدقہ وخیرات (۴) ایک روزہ

بعض روایات میں ہے کہ آدمی وضو کامل آداب کے ساتھ کر کے مسجد میں جائے اور دو رکعت نماز توبہ کی نیت کرے۔ بعض اقوال میں چار رکعات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ بعض احادیث میں گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ کچھ علماء اس عمل کفارہ کو چھپ کر کرنے کو اولیٰ قرار دیتے ہیں جبکہ بعض علماء کے نزدیک گناہ چونکہ اعلانیہ ہوتا ہے اس لئے اس کی توبہ کا عمل بھی ظاہر اور اعلانیہ ہونا چاہیے۔

ایک روایت میں غسل توبہ کی بھی ذکر ملتا ہے۔ بہر حال حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی گناہ کا ارتکاب کر لے تو وہ فوراً غسل باوضو کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر نماز توبہ کی نیت کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے۔

اللھم انی اتوب الیک ومنھا لا ارجع الیھا ابدا

یعنی اے اللہ میں تیرے سامنے اس (خطایا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں) پھر کبھی یہ (خطایا گناہ) ہرگز نہیں کروں گا۔

پھر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ تین مرتبہ یہ الفاظ پڑھے۔

اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی۔

یعنی اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت پر بہت زیادہ بھروسہ ہے۔

حدیث شریف میں مذکور ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا پیٹتا "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا آپ نے اس شخص کو مذکورہ دعا کی تعلیم دی اس نے اسی طرح دعا کی آپ نے فرمایا کہ دوبارہ اسی طرح دعا کرو اس نے دوبارہ یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا سہ بارہ کہو اس نے تیسری مرتبہ وہی کلمات کہے اس پر آپ نے فرمایا اب اٹھ جاؤ اللہ نے تمہارے گناہ بخش دیئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو ایک مجلس میں سو بار شمار کر لیتے تھے فرمایا کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

یارب مجھے بخش دے میری توبہ قبول فرما یقینا تو توبہ قبول فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔

حضرت بلال بن یسار بن زیدؓ سے مروی ہے کہ ان کے دادا نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے سنا کہ جو یہ پڑھا کرے اس کی بخشش کردی جائیگی اگر چہ وہ میدان جہاد سے ہی بھاگا ہو۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

یعنی میں معافی مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے، قائم رہنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص مندرجہ بالا کلمات رات کو سوتے وقت تین دفعہ کہہ کر سوئے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کردے گا اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی شمار میں کیوں نہ ہوں۔

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ استغفار کے سردار یہ کلمات ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَا غْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

یعنی الٰہی تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر باسطاعت قائم ہوں میں تجھ سے اپنے کیئے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں تیری ان نعمتوں کا جو تو نے مجھ پر نازل کیں۔ اور اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کسی نے یقین کامل کے ساتھ دن میں یہ کلمات کہے اور پھر اسی شام کو وہ مر گیا تو وہ جنتی ہوگا اور جو یقین دل کے ساتھ رات میں یہ کلمات پڑھ لے گا اور پھر صبح سے پہلے مر جائے گا تو وہ جنتی ہوگا۔

ایک گلوکار کی توبہ۔

حضرت عمرؓ کا دور خلافت تھا۔ کہ ایک شخص کو گانے کا بڑا شوق تھا۔ چھپ چھپ کے گاتا تھا۔ گانا بجانا حرام ہے لیکن وہ اپنے شوق کے ساتھ ساتھ اسے اپنے روزی کا ذریعہ سمجھتا تھا اس کے گانے بجانے پر لوگ اسے خاصی رقم بطور انعام دیتے تھے۔ ساری عمر اس طرح چھپ چھپا کے پیٹ کا دھندا چلاتے گزر گئی ضعف اور پیری نے آلیا تو آواز لڑکھڑا گئی۔ گانا بجانے میں لوگوں کو وہ لذت نہ رہی۔ نوبت فاقوں پر آگئی۔ ایک دن جنت البقیع میں ایک جھاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا اور اللہ کے حضور دعا گو ہوا۔ اے اللہ! جب آواز تھی تو لوگ سنتے تھے جب آواز نہ رہی تو لوگ سننا چھوڑ گئے جبکہ تو سب کی سنتا ہے تجھے تو پتہ ہے میں ضعیف ہوں کمزور ہوں بے شک تیرا بے فرمان ہوں لیکن بندہ تو تیرا ہی ہوں اے اللہ تو میری ضروریات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ میری ضروریات کو پورا فرما اور اس دعا کے بعد زور سے آواز لگائی کہ قریب ہی مسجد میں لیٹے ہوئے حضرت عمرؓ نے صدا سن لی کہ کوئی اللہ کا بندہ ضرورت مند ہے اور مدد کیلئے پکار رہا ہے فوراً اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ننگے پاؤں ہی بقیع کی طرف چل دیئے جہاں سے آواز آرہی تھی جا کر دیکھا تو ایک بوڑھا آدمی جھاڑی کے پیچھے بیٹھے اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ حضرت عمرؓ جب قریب ہوئے تو اسے ان کے آنے کا پتہ چل گیا دیکھتے ہی بھاگ کھڑا ہوا حضرت عمرؓ نے کہا "بزرگ میاں ٹھہرو" مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بوڑھا دوڑتے ہوئے بولا: کس نے بھیجا ہے؟ حضرت عمرؓ بولے "بھائی اس نے بھیجا ہے جس کو تم پکار رہے تھے" بوڑھے نے سنتے ہی کھڑے ہو کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہنے لگا: اے اللہ ستر سال تیری نافرمانی کی اور کبھی تجھے نہ پکارا۔ تو ایسا نہ ہوا آج تجھے پکار لیا اور وہ پیٹ کی خاطر مجبور ہو گیا تھا۔ اور

تو نے فوراً میری پکار کا جواب دیا اے اللہ مجھ نافرما کو معاف کردے (ساتھ ہی رونے لگا) بے شک تو معاف کرنے والا ہے اے اللہ میں تجھے اپنی کسی نیکی کا واسطہ نہیں دے سکتا میری اپنی گناہوں پر نظر ہے اور وہ گناہ بہت زیادہ ہیں میں تیرے حضور ان کے سب سے توبہ کرتا ہوں بے شک جب تو میری آواز سننے والا ہے تو ضرور مجھے بخش دے گا۔ اے اللہ میری توبہ قبول فرما اور اس کے ساتھ ہی ایک لمبی آہ کھینچی اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی

حضرت عمرؓ اس بزرگ کی توبہ پر بڑا تعجب ہوا فوراً اسے اٹھوایا غسل کروایا۔ خود نماز جنازہ پڑھائی اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ ''لوگو اللہ تعالیٰ پکڑتا اس لئے نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے کریم ہے اور اپنے بندے پر رحم کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کا بندہ جہنم کا ایندھن بنے۔ اللہ تعالیٰ آخری وقت تک اپنی طرف سے توبہ کے دروازے کھلے رکھتا ہے۔ تا کہ غرغرہ کے شروع ہونے سے پہلے تک کوئی توبہ کرنا چاہے تو اس کو موقع مل جائے۔ اللہ تعالیٰ خلوصِ نیت کے ساتھ کی ہوئی توبہ ضرور قبول کرتا ہے۔

موجودہ واقع کے بعد ہم اپنی طرف آئیں اور اپنے اردگرد اور خود جو گناہ کرتے ہیں انہیں دیکھیں اور اللہ سے توبہ کریں۔

ہم نے کھل کے رب کی بغاوت کی ہے ہم اپنے معاشرہ کو دیکھیں تو معاشرہ میں اتنے گناہ ہیں کہ اسلامی تاریخ۔ یا ہمارا شاندار ماضی جو کبھی اسے دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے آج ہم جب دیکھتے ہیں کہ والد اپنی بچی کو نیم برہنہ حالت میں لیکر بازاروں اور پارکوں کی رونق بناتا ہے تو یہ اللہ کے حکم کی بغاوت ہے جب خواتین سر سے دوپٹہ اتار کر اللہ کی بغاوت کر رہی ہوتی ہیں تو معاشرہ کیسے بہتر ہو گا فحاشی اس قدر زیادہ ہے کہ حیاء ختم ہو چکی ہے ہماری نگاہوں میں رشتوں کی قدر ختم ہو چکی ہے ماں، باپ کی نافرمانی عام ہے خاوند اور بیوی کی حق تلفی عام ہے حقوق اللہ کی پہچان ہی ختم ہو گئی ہے اور حقوق العباد تو نام کا بھی نہیں رہا چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب کہیں نظر نہیں آتا بس معاشرا ہے کہ انسان، انسان کا دشمن ہے۔ انسان، انسان کا خون بہا رہا ہے آج انسان کے ہاتھوں انسان تڑپتے نظر آتے ہیں کسی انسان کو کسی انسان کی کوئی پرواہ نہیں ہم ہر حد کراس کر چکے ہیں۔ اب بس کر دینی چاہیے اور اللہ سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ اللہ سے معافی مانگنے کا مطلب اس سطح پر واپس آجانا چاہیے جہاں سے ہم نے گناہ کا آغاز کیا تھا۔